Pharmaceutical Review
ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

اداریہ

انیسویں بین الاقوامی ادویاتی کانفرنس 19th IPCE-2016 کا تجزیاتی جائزہ Review۔

پاکستان میں شعبہ الادویہ Pharmacy کئی طرح کے پیچیدہ مسائل کا شکار ہے۔ جو ماہرین ادویات Pharmacists کی اپنی کمزوریوں کے ساتھ، کچھ دوسرے لوگوں کی شعوری اور مجرمانہ کاوش کا بھی ناگزیر نتیجہ ہے۔ اور یہ بات انتہائی وثوق کے ساتھ، ہم ایک ادارے حثیت سے کہ سکتے ہیں، کہ فارماسسٹ برادری میں ایک مخصوص مفاد پرست گروہ ہے۔ جو سرکاری افسران اور مختلف جامعات Universitites (بالخصوص پنجاب یونیورسٹی لاہور) کے شعبہ ادویات کے اساتذہ پر مشتمل ہے۔ جو نہ صرف ایک دوسرے کے ذاتی وشخصی مفادات کا بھرپور تحفظ کرتے ہیں۔ بلکہ جان بوجھ کر اس کی پیشہ ورانہ شناخت، معاشرتی پہچان اور سائنسی وتکنیکی ترقی میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں۔ جسکی زندہ مثال 19th بین الاقوامی ادویاتی کانفرنس میلہ مورخہ 21-24 اپریل، 2016 بمقام پرل کانٹی نینٹل ہوٹل Pearl Continental Hotel لاہور ہے۔ جسکے پس پردہ اس گروہ نے پیسے بٹورنے کا اہتمام کرلیا ہے۔ اور اسی سال ادویاتی تنظیم پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن PPA کے الیکشن 2016 کی شیطانی منصونہ بندی بھی کرلی ہے۔ اور پیشہ فارمیسی پر اپنا تین دہائیوں سے غیرقانونی قبضہ مضبوط کرنے کی کوششیں تیز کردی ہیں۔ کیونکہ یہ انہیں بھی پتہ ہے کہ اس کانفرنس کے انعقاد کا انہیں کوئی قانونی، اخلاقی اور پیشہ ورانہ استحقاق نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا انتخابی دورانیہ Legitimated Electoral Tenure 7 مارچ، 2016 سے ختم ہو چکا ہے۔ لیکن ہمارے لئے جو سب سے زیادہ تکلیف دہ، اذیّت ورافسوس کا پہلو ہے، وہ شعبہ فارمیسی کے اساتذہ کا اس جرم میں شریک ہونا ہے۔ اساتذہ بھی وہ جو اعلٰی تعلیم کے حامل اور کلیدی عہدوں پر براجمان ہیں۔ جو صرف پیشہ فارمیسی ہی نہیں، بلکہ ہمارے ملک، قوم، امت بلکہ انسانیت کیلئے شرم کا مقام ہے۔ استاد تو معمار قوم ہے، روشنی کا چراغ ہے، سچائیاں بانٹنے والا اور راہنمائی دینے والا ہے۔ اصول وقانون کی پاسداری کرنیوالا، اخلاقیات کا مبلّغ اور سچائی کا مدرّس ہے۔ استاد تو جرات و بہادری کا نام ہے، ہمت وحوصلہ اور عزیمت واستقامت کا نام ہے، سادگی وقربانی کا پیغام ہے۔ استاد تو روشنی کا مینار، قابل تقلید role model اور صاحب کردار ہوتا ہے۔ صنعت نوع انسانی کا چارہ گر ہے اور قسمت نوع انسانی کا صورت گر ہے۔ ان سب سے بڑھ کر نبی مہربان ﷺ کی نبوت کا وارث ہے۔ کیونکہ انہوں ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ "انما انا بعثت معلم" کہ "بیشک مجھے استاد بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

چنانچہ پیشہ فارمیسی کے اس سرکاری افسران اور معزز اساتذہ کی بدولت آج پورے ملک میں کہیں بھی، کسی بھی سطح پر بین الاقوامی اداروں اور WHO کا مجوزّہ ادویاتی وطبّی سہولیات اور ڈھانچہ structure /organogram نظر نہیں آتا۔ حتی کہ ملک کے بیشتر ہسپتالوں اور طبّی مراکز میں فارماسسٹ ہی نہیں ہے۔ جہاں ہے، وہاں اسے حقیقی ادویاتی ذمہ داریاں تفویض کرنے کی بجائے دفتری وانتظامی جھنجھٹ میں پھنسا دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ یقیناً یہ بھی ایک طے شدہ اور تلخ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر

برادری نے ہمیشہ فارمیسی پیشے کونقصان پہنچایا۔ کیمسٹ برادری نے بھی ہمیں کمزور تر کرنے کی کوشش کی ۔ ارباب اقتدار بیوروکریسی نے بھی فارمیسی پیشے کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا ہے۔ لیکن ہماری اپنی برادری ہی کے اس گروہ نے بھی ذاتی وشخصی مفادات کے لئے اکثر اجتماعی وقومی مفادات کو قربان کردیا۔ پیشہ ادویات اور ماہرین ادویات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ جن کی نالائقیوں کی وجہ سے ادویات فروخت کرنے کا اجازت نامہ (Drug Sale Licence) غیر متعلقہ افراد کو ملتا رہا ۔ Drug rule 2007 کو دس سال کیلئے معطل کردیا گیا۔ زندگی بچانے والی ادویات گاجر مولی کی طرح بکتی رہیں۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب کے ادویاتی سہولیات فراہم کرنے کے نوٹیفکیشن نمبر SO(DC) 6-6/2011(P) پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔ حتیٰ کہ لاہور ہائی کورٹ لاہور کے مسٹر جسٹس شیخ عظمت سعید نے پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں غلط ادویات سے ہونے والی اموات کا نوٹس لیا۔ اور مغربی پاکستان ٹربیونل آف انکوائری آرڈیننس 1969 سیکشن 3 کے تحت تفتیشی ٹربیونل بنایا۔ جسکی حتمی ادویاتی حکمنامہ اور تجاویز کی عملداری میں یہ گروہ بری طرح ناکام ہوگیا۔ مزید براں، ادویات سازی میں کام کرنے والی ہماری فارماسسٹ بہنیں اور بیٹیاں اچھے دونوں کی آس میں اپنی جوانی گزار بیٹھیں۔ انکے بالوں میں چاندی اتر آئی۔ مگر انکی امیدوں، خوابوں اور سندر سپنوں کا آنگن روشن نہ ہوسکا۔ باصلاحیت اور محنتی نوجوان فارماسسٹ انتہائی قلیل تنخواہ پر کمیونٹی اور ریٹیل فارمیسی Community and retail pharnacies میں کام کرتے کرتے تھک گئے۔ ظلم کی سیاہ رات طویل ہوتی گئی۔ پیشہ فارمیسی کی صبح سحر طلوع ہونے کے آثار نمودار نہ ہوئے۔ مگر PPA پر قابض اس گروہ کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

انتہائی محترم فارماسسٹ بھائیو اور بہنو! پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی Punjab Institute of Cardiology لاہور کے میڈیکل سپرٹینڈنٹ سہیل لقمان نے ہاسپٹل فارماسسٹ ڈاکٹر فریحہ مجید کو دل کے مصنوعی والو (mitral valves (artificial heart valves کی مقامی خرید Local purchase کے غلط اور ناجائز بل مورخہ ستمبر 2015 پر دستخط نہ کرنے کی پاداش میں نوکری سے فارغ Sack/ Dismiss کر دیا۔ مگر ماہرین ادویات کے اس ٹولے نے کانفرنس کرانی ہے۔ شہر فیصل آباد کے حافظ قرآن محنتی اور باصلاحیت نوجوان فارماسسٹ حافظ صدیق سیفی نے لاہور کی ایک معروف فارمیسی کمپنی میں قلیل تنخواہ (Rs 5000/- ماہانہ)، طویل ملازمتی اوقات اور انتظامیہ کے ناروا اور غیر پیشہ وارانہ رویے کے خلاف PPA پر قابض اس گروہ سے مدد چاہی۔ اس نے 18 جنوری 2011 کو ہمارے ادارے کی وساطت سے، اس گروہ کی نمایاں شخصیت، ادویات کی دنیا کے بے تاج بادشاہ، اور PPA کے نام نہاد صدر کے نام خط لکھا تھا۔ آج اس خط کو ساتواں سال ہونے کو ہے۔ مگر پیشہ فارمیسی کے اس شہنشاہ نے اس بے کس و بے حال فارماسسٹ کو جواب تک دینا گوارہ نہیں کیا۔ کاش یہ حامل قرآن محنتی اور ذہین فارماسسٹ، حافظ صدیق سیفی نہیں اس بد بخت ٹولے کے کسی فرد کا بیٹا ہوتا۔ پھر شائد انہیں پتہ چلتا بے روزگاری ومجبوری کی لذت کیسی ہوتی ہے۔ پھر ڈاکٹر ہسپتال لاہور میں غلط دوائی دینے سے فوت ہونے والی ایمان ملک تو منظر عام پر آ گئی۔ ورنہ PPA کے اس گروہ کی مجرمانہ داستانیں تو پورے ملک میں پھیلی ہیں۔ ڈاکٹر حراء فرخ 25 مارچ 2015 کو لاہور کی ایک مقامی ادویات کی فیکٹری میں غیر معیاری تحفظاتی اقدام Safety measures جل گئیں اور خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مگر اس گروہ نے اپنے غیر قانونی اقتدار کو دوام بخشا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ان تمام تر مسائل کا ذمہ دار کون ہے۔ پاکستان کی سیاسی قیادت political leadership، ارباب اقتدار لوگ bureaucracy، یا حلقہ طبیب physician community۔ ذرا غور کریں تو اس محترم پیشہ فارمیسی کے دشمن، سسکتی انسانیت کے دکھوں میں اضافہ کرنیوالے اور اس مقدس پیشے کی سیاہ رات کے ذمہ دار فارمیسی برادری کی اپنی صفوں میں ہیں۔ کیونکہ PPA پر قابض اس گروہ نے اس سے قبل 29-26 ستمبر 2013 کو نظام طب وصحت میں فارماسسٹ کا مضبوط کردار'' کے عنوان سے بھی ایک کانفرنس منعقد کی تھی۔ یہ کانفرنس بھی قانونی انتخابی دورانیہ گزر جانے کے بعد ہی منعقد ہوئی تھی۔ ہمارے ادارے نے اس وقت جو باتیں کی تھیں۔ آج بھی ہمارا وہی موقف ہے۔ اگر یہ ہزار سال تک بھی قانون شکنی وبددیانتی کرینگے۔ ہمارا ادارہ ہمیشہ حق اور سچ کی بات کرتا چلا جائے گا۔ یہ فارماسسٹ برادری کے وقت، اسباب اور وسائل کا ضیاع ہے۔ اس کانفرنس سے ملکی وغیر ملکی شرکاء اور مندوبین کو یہ پیغام جائے گا کی ہم PPA کی ایسی قیادت کی

پیروی کررہے ہیں۔جن کو ہرگز اس کا قانونی واخلاقی استحقاق نہیں۔جن کا انتخابی دورانیہ Electoral session ختم ہوچکا ہے۔ہم نے اس غیر منتخب، غیر جمہوری اور غیر قانونی لوگوں کو سر آنکھوں پر بٹھایا ہوا ہے۔لہذا ہم بے حیثت ، بے وقعت اور نالائق لوگ ہیں۔ہم اپنی قانونی قیادت منتخب کرنے تک کی صلاحیت سے بھی عاری ہیں۔ہم پیشہ فارمیسی کی ترقی و پہچان کے مقاصد اور ترجیحات بھی متعین نہیں کر سکتے۔ہم مٹی کے مادھو، پتھر کے صنم ،اور کھیتوں کے مویشی ہیں،جنہیں اپنی اجتماعیت، تنظیم، اخلاقیات،اور قانون سے کوئی غرض نہیں ہے۔

ڈاکٹر طہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ **PHARMACEUTICAL REVIEW**,

ISSN: ISSN 2220-5187; W.: www.pharmarev.com